حضورﷺ مددگار ہیں

سورۃ المائدہ آیت:۵۵

اِنَّمَاوَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

بیشک تمہارے مددگار اللہ اور اس کے رسول ہیں

تفسیر:

اس آیت کریمہ میں حضورﷺ کی ایک بہت بڑی شان کو بیان کیا گیا ہے یہ آیت کریمہ اُس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبداللہ بن سلام جو کہ یہودیوں کے عالم تھے اور آپ نے جب سلام قبول کر لیا تو آپ کے قبیلے والوں نے آپ کا بائیکاٹ کر دیا اُس وقت مدینہ میں یہودیوں کے دو قبائل آباد تھے:

(۱) بنونضیر

(۲) بنوقریظہ

ان دونوں قبائل نے آپ کا مکمل بائیکاٹ کر دیا، آپ بہت پریشان ہوئے اور حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہﷺ میں مسلمان ہوا ہوں تو میری قوم نے میرا بائیکاٹ کیا ہے، کوئی بھی مجھ سے ملنا پسند نہیں کرتا اور اپنی قوم کی شکایت حضورﷺ سے کی میں اپنی قوم میں تنہا رہ گیا ہوں تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر تم کفار سے علیحدہ ہو گئے ہو تو کوئی بات نہیں تمہارا مددگار اللہ اور اُس کا رسول ہے۔

دنیا میں ہر انسان مدد کا طلبگار ہے:

اس دنیا میں ہر انسان کو بچپن سے بڑھاپے تک مدد کی ضرورت ہوتی ہے جب ہم بچے تھے تو ہمارے ماں باپ نے ہماری مدد کی، انہوں نے ہمارے لئے محنت و کوشش کی ہمیں پالا بڑے اور جوان ہوئے تو بیوی آئی اُس نے ہماری مدد کی یا شوہر نے بیوی کی مدد کی اسی طرح اولاد، کھانا، پینا، رہنا، سہنا یہ سب کچھ مدد سے ممکن ہوا یہاں تک کہ جب بوڑھے ہو گئے تو پھر ہماری اولاد نے ہماری مدد کی، اولاد نے والدین کی خدمت کرنا، کپڑوں کا خیال رکھنا، کھانے پینے کا خیال رکھنا شروع کر دیا یہاں تک کہ انسان جب فوت ہو جاتا ہے تب بھی اُسے مدد کی ضرورت ہوتی ہے اُس کے رشتہ دار آتے ہیں اور آ کر اُسے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، اس کا جنازہ پڑھتے ہیں اس کی میت کو اٹھا کر سب قبرستان لے کر جاتے ہیں، اُس کی قبر کو کھودا جاتا ہے اس میں عرقِ گلاب کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے میت کو بڑے احترام کے ساتھ قبر میں لٹایا جاتا ہے اس بات کی احتیاط کی جاتی ہے کہ مٹی کا ڈھیلا بھی میت کے منہ پر نہ گرے تو ہمیں ہر وقت مدد کی ضرورت ہے، ہم بچپن سے لے کر مرتے دم تک مدد کے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ اللہ اس آیت میں واضح فرما رہے ہیں کہ اے لوگو! سُن لو تم سب کی مدد کرنے والے دو ہیں ایک میں ہوں اور ایک میرا رسولﷺ ہے۔

ہم حضورﷺ کی مدد کیسے حاصل کر سکتے ہیں:

حضورﷺ کی مدد کیا ہے اور حضورﷺ کی مدد کس طرح کی ہوتی ہے کیا حضورﷺ کی مدد کے بغیر ہم زندگی نہیں گزار سکتے ہیں؟ کیا حضورﷺ کی مدد کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہے؟ یہ سوال عام طور پر پوچھے جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں، اپنے دل میں سچا یقین رکھیں کہ اللہ اور اس کا رسول مدد فرماتا ہے اور اگر دل میں شک رکھا کہ ایسا کیسے ممکن ہے تو دل میں کبھی بھی حضورﷺ کی محبت پیدا نہیں ہو سکے گی جو شخص اپنے دل میں یہ یقین، نیت اور بنیاد بنا لے کہ میرے ہر کام میں میرے نبی کی مدد شامل ہوتی ہے وہ انسان دنیا میں سچے دل سے حضورﷺ کو جہاں سے بھی پکارے گا حضورﷺ اُس کی مدد فرمائیں گے۔

حضورﷺ نے فرمایا:

اے میرے صحابہ میرا وجود بھی تمہارے لئے نعمت ہے اور میرا اس دنیا سے چلے جانا بھی تمہارے لئے نعمت ہے

صحابہ نے فرمایا:

یا رسول اللہﷺ یہ بات تو سمجھ آ رہی ہے کہ آپ کا ہمارے درمیان موجود ہونا ہمارے لئے نعمت ہے آپ ہمیں قرآن پڑھاتے ہیں، ہمیں نیکیاں سکھاتے ہیں، آپ کو دیکھ کر ہم نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کو دیکھ کر ہم دین سیکھ رہے ہیں آپ کی موجودگی میں ہم بہت کچھ سیکھ رہے ہیں یہ تو سمجھ رہے ہیں کہ آپ کی موجودگی ہمارے لئے نعمت ہے لیکن جب آپ اس دنیا سے تشریف لے جائیں تو کس طرح ہمارے لئے نعمت بنیں گے؟ حضورﷺ نے فرمایا:

تم مجھے دنیا میں دیکھ رہے ہو کہ میں دین سکھاتا ہوں، قرآن پڑھاتا ہوں، تمہارے ساتھ نمازیں پڑھتا ہوں، جہاد کرتا ہوں لیکن جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو بھی نعمت بن جاؤں گا وہ اس طرح کہ میں پھر اللہ کے ہاں وہاں تمہارے لئے دعائیں کیا کروں گا اور میری دعا اللہ تمہارے حق میں قبول کیا کریں گے میں وہاں بھی تمہارے لئے نعمت ہوں گا۔

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر جمعرات کو اُمت کے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے اگر اعمال اچھے ہوں گے تو شکرادا کروں گا اور اگر اعمال اچھے نہیں ہوں گے تو اُن اعمال کی بخشش کے لئے دعا کیا کروں گا۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضورﷺ دنیا میں جب ظاہری حالت میں موجود تھے تب بھی ہمارے لئے نعمت تھے اور حضورﷺ جب پردہ فرما گئے اب بھی ہمارے لئے نعمت ہیں۔

حضورﷺ کی مدد لینے کے طریقے:

حضورﷺ کی مدد کو لینے کے دو طریقے ہیں:

؎ پیر نگر نوں جا کے نبی نگر نوں جا نبی نگر وچ جا کے یار دا درشن پا

حضورﷺ کی مدد لینے کا پہلا طریقہ:

حضورﷺ کی مدد لینے کا پہلا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حضورﷺ کے متابعین، آپ کی محبت والے، آپ کی اُمت کے اولیاء، آپ کی امت کے صلحاء، آپ کی امت کے نیک لوگوں کی اگر مدد حاصل ہوگئی تو یوں سمجھ لیں کہ اللہ کے نبی کی مدد بھی حاصل ہوگئی کیونکہ حضورﷺ کے متابعین اصل میں حضورﷺ کے نائب ہوتے ہیں۔

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:

علماء کرام نبیوں کے وارث ہوتے ہیں

وارث کون ہوتا ہے؟

وارث وہ ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں سارا مال آتا ہے، حضورﷺ فرما رہے ہیں کہ میری وراثت کسی فیکٹری، کوٹھی یا کاروالے کے پاس نہیں ہوگی بلکہ محمد مصطفیٰﷺ کی وراثت اُس کے علماء کے پاس ہے۔

نیک لوگ عالم دین دین کی تبلیغ کرنے والے قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے احادیث پڑھنے اور پڑھانے والے دین کو مضبوطی سے تھامنے والے

یہ لوگ حضورﷺ کے دین کے وارث ہیں لہٰذا ان کی مدد ہی اللہ کے رسول کی مدد بن جائے گی۔ حضور چاہیں تو خود تشریف لے آئیں لیکن حضورﷺ کا یہ تعلق نیک بندوں سے ظاہر ہوتا ہے، نیک اولیاء اگر ہماری مدد کر رہے ہیں تو سمجھ لیں اللہ کا رسول بھی ہماری مدد فرما رہا ہے اُس کا واضح اظہار سورۃ فاتحہ میں ہوتا ہے۔

حضورﷺ کی مدد لینے کا دوسرا طریقہ:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اے اللہ مجھے سیدھا رستہ دکھا دے اور اُن لوگوں کا راستہ دکھا جن پر تیرا انعام ہوا ہے

اللہ سورۃ فاتحہ میں ایک بہت بڑا راز اپنے بندوں کو سکھا رہا ہے کہ میرے نیک بندوں کا راستہ تلاش کرو اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ

مولا ہم تو تجھے لینا چاہتے تھے، تجھے پانا چاہتے تھے اور تو نے فاتحہ میں یہ کہہ دیا کہ میرے نیک بندوں کے قریب جاؤ، میرے نیک بندوں کے پاس بیٹھو تو میں مل جاؤں گا اس کا ایک اور بڑا ثبوت قرآن پاک میں اللہ نے ایک اور جگہ پر بیان فرمایا:

ان رحمت اللہ قریب من المحسنین

بے شک اللہ کی رحمت محسنین کے نزدیک ہے

ایک طرف کہا کہ میری رحمت نیک لوگوں کے قریب ہوتی ہے تو ایک طرف یہ بھی فرمایا:

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لءرحمت بنا کر بھیجا ہے

اولیاء کرام کی مدد اصل میں حضورﷺ کی ہی مدد ہے:

ایک سمجھدار انسان ان دونوں آیات میں تطبیق پیدا کرے گا وہ ان دونوں آیات کو جوڑے گا کہ اللہ کا نبی رحمت ہے، میرا نبی میری رحمت ہے اور اُس رحمت کو پانے کا ایک طریقہ یہ ہے حضورﷺ کے محبت والوں کے ساتھ جڑ جائیں اس سے پتہ چلا کہ جب نیک لوگوں کے قریب جانا تو اُس سے فیکڑیوں کی دعائیں نہ منگوانا، اُس سے اپنے پیٹ اور سر درد نہ ٹھیک کروانا شروع کر دینا، اُس سے اپنے بچوں کو پیدا کرنے اور پالنے کی دعائیں نہ کروانا شروع کر دینا بلکہ اصل میں ان کے پاس محمد مصطفیﷺ کی نعمت موجود ہے اگر اللہ کے نیک بندے تمہاری مدد میں ہیں تو سمجھ جاؤ حضورﷺ بھی تمھاری مدد میں ہیں۔

علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ:

اگر کسی نیک بندے کی دعا تمہارے حق میں نکل جائے تو سمجھ جانا حضورﷺ نے تمہارے لئے دعا کی ہے۔

حضرت ابوالبیان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک بار درود شریف پڑھتے ہوئے حضورﷺ سے قربت کا ایک خاص معاملہ بنا تو حضورﷺ سے کچھ عرض کیا:

حضورﷺ نے فرمایا اے سعید احمد مجددی! تم میری دعوت کیوں نہیں کرتے ہو؟ میری دعوت کرو آپ فرماتے ہیں میں سوچ میں پڑ گیا حضور کی دعوت کیسے کروں؟ آپ نے دوبارہ حضورﷺ سے عرض کی یارسول اللہﷺ میں آپ کی دعوت کیسے کروں؟ آپ تو وصال فرما گئے ہیں آپ فرماتے ہیں میں نے دوبارہ حضورﷺ کی بارگاہ میں درود پاک کا نذرانہ پیش کیا اور عرض کی حضور نظر کرم فرما دیں تو اگلی رات حضورﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا اے سعید احمد مجددی کیا بات ہے پریشان نظر آتے ہو؟ حضرت ابوالبیان فرماتے ہیں یارسول اللہ میں آپ کی دعوت کیسے کروں؟ حضورﷺ مسکرا کر فرمانے لگے اے سعید احمد مجددی جس علاقہ میں کوئی عالم دین دیکھو اُسے بلا کر کھانا کھلا دو اُس کی دعوت میری ہی دعوت ہوگی۔

حضرت ابوالبیان فرماتے ہیں میں اُٹھا اور اگلے ہی دن میں نے علماء کو دعوت دی اور اُن کے لئے بہترین کھانا پکا کر اُن کی مہمان نوازی کی ،اُن سے دعائیں لیں ۔اگلی رات اللہ نے دوبارہ قسمت جگائی اور اگلے دن حضور ﷺ خواب میں آ کر فرماتے ہیں اے سعید احمد مجددی! تیری دعوت بڑی اچھی تھی ،تیرا کھانا بڑا مزے کا تھا۔اس سے پتہ چلا حضور ﷺ کا سارا تعلق حضور ﷺ کے علماء کرام کے ساتھ ہے اور آپ کی اُمت کے علماء آپ ﷺ کی ڈیوٹی کو نبھا رہے ہیں۔

اللہ نے حضور ﷺ کو ہر قسم کی مدد کا اختیار عطا فرمایا ہے حضور ﷺ کی مدد ایک قسم کی نہیں ہے، مدد کی کروڑوں قسمیں ہیں مثلاً

(۱) پیسوں سے مدد (۲) دعا سے مدد (۳) اختیار سے مدد (۴) عہدے سے مدد (۵) سفارش سے مدد

(۶) بھوکے کو کھانا کھلا کر مدد (۷) بیماری دور کر کے مدد

تاریخ اٹھا کر پڑھیں حضور ﷺ نے ہر جگہ اپنی امت کی مدد فرمائی ہے، جنگوں میں بھی حضور ﷺ خود صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے جاتے رہے یہاں تک کہ حضور ﷺ نے ۱۹۶۵ کی جنگ میں بھی اپنی امت کی مدد فرمائی۔

حضرت علامہ پروفیسر محمد عظیم فاروقی دامت برکاتہم کی زبانی:

حضرت قبلہ عالم پروفیسر محمد عظیم فاروقی دامت برکاتہم فرماتے ہیں جب افغانستان میں جنگ ہو رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ جنگی لباس میں ہیں اور گھوڑے پر تشریف لے جا رہے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ کہاں کی تیاری ہے میں بھی حاضر ہوں مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔حضور ﷺ نے فرمایا محمد عظیم جلدی سے بیٹھو، میں افغانستان میں مسلمانوں کی مدد کرنے جا رہا ہوں۔

حضور ﷺ کی مدد کی کوئی ایک جہت نہیں ہیں آپ جس طرح چاہیں مدد کر سکتے ہیں، جس غریب کو روٹی چاہیے حضور ﷺ اُسے روٹی دے دیتے ہیں۔

حضور ﷺ کی مدد کے حوالے سے خوبصورت مثال:

ایک ساتھی اپنا واقعہ سناتے ہیں کہ ہم مدینہ شریف گئے اور ہمارے ساتھ کچھ غیر مقلدین تھے، ہم مسجد نبوی میں گفتگو کر رہے تھے کہ حضور ﷺ مدد فرماتے ہیں حضور ﷺ کو اللہ نے ہر اختیار دیا ہے تم جو چاہے حضور ﷺ سے مانگ لو، دوسرا ساتھی کہنے لگا میں اس بات کو نہیں مانتا حضور ﷺ قبر میں ہیں وہ یہ سب کیسے کر سکتے ہیں؟ میں نے دوسرے ساتھی سے شرط لگائی کہ ادھر بیٹھ کر جو چاہے مرضی مانگ لو میرا نبی تمہیں ضرور دے گا میں نے حضور ﷺ کے گنبد خضریٰ کو دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ میں نے جو بات کی ہے اب آپ میری لاج رکھ لیں وہ دوسرا ساتھی جس کے دل میں شک کا کیڑا تھا اُسے نے کہا اچھا مجھے یہ دس ڈشز کھانے میں چاہئے آج رات کو دعوت ہونی چاہئے (لوگوں کی خواہشات کا حال ملاحظہ کیجئے کتنی چھوٹی ہیں) سمجھدار لوگ اتنی چھوٹی خواہشات نہیں کرتے ہیں وہ میری بات کو مذاق میں سمجھ رہا تھا مجھے اس بات کا افسوس ہوا کہ یہ مسجد نبوی میں میرے نبی کا مذاق اڑا رہا ہے۔میں نے حضور ﷺ سے عرض کی حضور کرم فرما دیں۔

رات ہوئی میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور اُس شخص کو ڈھونڈتا رہ گیا مگر نہ ملا میں نے سوچا شاید اپنے فلیٹ میں چلا گیا ہو میں اپنے فلیٹ میں گیا وہاں جا کر دیکھا تو وہاں بھی وہ شخص موجود نہیں تھا میں نے سوچا شاید مدینے میں خریداری کرنے چلا گیا ہو لوگ اکثر راتوں کو خریداری کرنے چلے جاتے ہیں۔

صبح مسجد نبوی میں میری اُس شخص سے ملاقات ہوئی تو اُس شخص کا چہرہ بدلا ہوا تھا، اُس کے حواس اُڑے ہوئے تھے میں نے پوچھا کیا ہوا ہے اُس شخص نے کہا رات میرے ساتھ بڑا عجیب واقعہ ہوا ہے کہا عشاء کی نماز پڑھ کر میرا دل چاہا کہ میں ذرا مسجد نبوی اندر سے دیکھوں میں اندر پھر رہا تھا تو اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ آ گیا ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگائی اور سو گیا جب رات کو بارہ بجے میری آنکھ کھلی تو دیکھا مسجد نبوی خالی تھی اور دروازے بند تھے (مسجد نبوی رات کو اندر سے بند کر دی جاتی ہے اور تہجد کے وقت کھول دی جاتی ہے) میں پریشان ہو گیا کہ اب ساری رات مجھے ادھر رہنا پڑے گا وہ شخص کہنے لگا ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ مسجد نبوی کا دروازہ ایک طرف سے کھلا اور ایک عربی میری طرف بھاگتا ہوا آیا اُس نے دور سے میرا نام لے کر مجھے آواز دی میں نے سمجھا شاید مسجد نبوی شریف کا کوئی خادم ہے اور مجھے لینے آیا ہے میں اُس کے قریب چلا گیا اور اُس نے مجھ سے کچھ نہ پوچھا

میرا ہاتھ پکڑ لیا، ہاتھ پکڑ کر مجھے باہر لے گیا اور مجھے یہی تھا کہ شاید باہر جا کر میرا ہاتھ چھوڑ دے گا اُس نے مجھے زور سے پکڑے رکھا اور مسجد نبوی سے باہر لے گیا یہاں تک کہ ہم سڑک پر آ گئے اُس عربی نے مجھے کہا گاڑی میں بیٹھو میں حیران تھا کہ یہ کون شخص ہے مجھے کیوں گاڑی میں بٹھا رہا ہے خیر میں گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ایک خوبصورت سجی سجائی گاڑی تھی جس میں دو اور بھی لوگ بیٹھے ہوئے تھے مدینے کی گلیوں سے لے جاتے ہوئے ایک عالیشان گھر کے آگے گاڑی کو کھڑا کیا، ایک خوبصور محل کی طرح بنا ہوا گھر تھا جس میں قمقمے چل رہے تھے یوں جیسے دن کا سماں ہو وہ عربی مجھے اندر لے گیا اور پوچھا آپ کا نام یہی ہے؟ میں نے کہا جی میرا نام یہی ہے۔عربی نے کہا ٹھیک ہے آپ میرے ساتھ اندر آ جائیں۔سامنے ایک بہت بڑی میز تھی اور اُس پر ایک بہت بڑا پردہ پڑا ہوا تھا وہ عربی میرے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا جناب کل رات حضورﷺ نے خواب میں مجھے آپ کا نام بتایا تھا اور کہا میرے امتی کو یہ یہ ڈشز بڑی پسند ہیں لہٰذا اس کی دعوت کرو۔آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور کہا خدارا حضورﷺ کی جب بھی آپ کو اب زیارت ہوئی تو حضورﷺ کو میرا اسلام عرض کیجئے گا، یہ دعوت قبول کریں اور جب اُس نے پردہ ہٹایا تو ساری وہی ڈشز تھیں جو اُس نے اپنے ساتھی کو بتائی تھیں۔

لوگوں کو حضورﷺ کے حوالے سے Misguide کیا جاتا ہے:

اصل میں حضورﷺ کے بارے میں لوگوں کو غلط گائیڈ کیا جاتا ہے اسی لئے حضورﷺ کے اختیارات کو لوگ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

ایک حاجی صاحب سے ملاقات کے لئے گئے اور نیت دعا کروانے کی تھی کیونکہ حضورﷺ نے فرمایا:

میرے حاجی سے دعا کرواؤ کیونکہ حاجی کی دعا چالیس دن تک قبول ہوتی ہے

حاجی صاحب نے فرمایا اس بار مسجد نبوی میں ایک عجیب ماحول دیکھا کہ وہاں ایک جماعت ایسی ہے جو لوگوں کو جمع کرتی ہے اور باقاعدہ اس بات پر درس دیا جاتا ہے کہ دیکھو یا رسول اللہ نہیں کہنا، نہ ہی حضورﷺ سے کوئی مدد مانگنی اور اگر مدد مانگنی ہے تو کعبہ والے سے مدد مانگو، دعا کے لئے ادھر منہ بھی نہیں کرنا۔حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ میں جتنے دن اُدھر رہا میں حیران ہوا کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو مسجد نبوی میں بیٹھ کر اس طرح کا درس دے رہے ہیں کہ اللہ کا رسول کوئی نہیں سنتا یہ تو قبر ہے بس تم کعبہ کی طرف منہ کرو اور اُدھر سے ہی مانگو۔

امام مالک کا حاکم وقت کو خوبصورت جواب:

مجھے (پروفیسر محمد وسیم فاروقی) امام مالک کی بات یاد آ گئی میں نے کہا مجھے لگتا ہے شاید انہوں نے امام مالک کی وہ بات نہیں پڑھی امام مالک وہ شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے حدیث کی کتاب موطا لکھی اور دنیا میں حدیث کی کتاب لکھنے والی پہلی شخصیت حضرت امام مالکؒ ہیں آپ مدینہ شریف میں ہی رہتے تھے اس لئے کہ اس بات کا ڈر تھا کہ اگر مدینہ سے باہر نکلا تو کہیں موت نہ آ جائے اور شدید خواہش تھی کہ میں مدینہ میں ہی مروں گا۔

ایک مرتبہ حاکم وقت مدینہ آیا اور اُس نے جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو پوچھا امام مالک آپ عالم دین ہیں مجھے ایک مسئلہ بتا دیں اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ میرے دل میں ایک عجیب سا خیال آ رہا ہے کہ دعا کرتے ہوئے گنبد کی طرف چہرہ کروں یا کعبہ کی طرف چہرہ کروں؟ آپ عالم دین ہیں میرے اس مسئلہ کو حل کر دیں۔حضرت امام مالکؒ کے چہرے پر جلالی کیفیت نمودار ہوئی اور فرمایا تم اُس شخص سے چہرہ کیسے پھیر سکتے ہو جس کی وجہ سے تمہارے باپ آدم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔اگر تیرے باپ آدم کی توبہ محمدﷺ کے وسیلے سے قبول ہوئی تھی تو تیرا بھی حق بنتا ہے کہ تو اپنا چہرہ حضورﷺ کی طرف کر کے دعا مانگو۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روزہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا بھی کعبہ دیکھو

آدم علیہ السلام چالیس سال توبہ کرتے رہے مگر توبہ قبول نہ ہوئی پھر اچانک یاد آیا کہ میں نے اللہ کے عرش کے نیچے ایک نام دیکھا تھا جو اللہ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا تھا وہ حضورﷺ کا نام تھا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا مولا تجھے اُس نام کو واسطہ وہ جو بھی نام تھا جس نام کو تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے مولا تجھے اُس نام کا واسطہ میری توبہ کو قبول کر لے۔اللہ نے اُسی وقت توبہ قبول کر لی۔

حضورﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ واضح رکھیں کہ حضورﷺ سنتے ہیں حضورﷺ کسی کو اولاد دینا چاہیں، کسی کو دنیا میں مال دینا چاہیں، کسی کو عزتیں دینا چاہیں حضورﷺ دے سکتے ہیں۔

صحابہ کرام کا عقیدہ:

صحابہ کرامؓ بھی حضورﷺ سے مدد، مانگا کرتے تھے ایک مرتبہ جنگ ہو رہی تھی کہ ایک صحابی کا ڈیلا یعنی آنکھ باہر نکل آئی وہ صحابی ڈیلا اپنے ہاتھ پر رکھ کے حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ یہ ذرا میری آنکھ لگا دیں۔اصول تو یہ بنتا تھا کسی سرجری کرنے والے ڈاکٹر کے پاس جاتے لیکن نہیں سیدھا حضورﷺ کے پاس گئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضورﷺ ہر حالت میں مدد فرما سکتے ہیں۔

حضورﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابی اگر تو صبر کرے تو تجھے میری طرف سے جنت کی بشارت ہے صحابی بڑے سمجھدار تھے فرمایا حضور آنکھ میں لینے آیا تھا آپ مجھے جنت دے رہے ہیں کرم فرمایئے جو آپ (جنت) مجھے دے رہے ہیں وہ بھی مجھے دے دیں اور جو (آنکھ) میں آپ سے لینے آیا ہوں وہ بھی مجھے دے دیں۔حضورﷺ نے فوراً بسم اللہ پڑھی آنکھ کا ڈیلا پکڑا اُس ڈیلے کو اُس کی جگہ پر لگایا اور آنکھ پر ہاتھ پھیرا تو وہ آنکھ ایسے جڑ گئی جیسے کبھی نکلی ہی نہیں تھی۔وہ صحابی فرماتے ہیں کہ میں بوڑھا بھی ہو گیا لیکن وہ آنکھ جو حضورﷺ نے جوڑی تھی اُس کی روشنی مرتے دم تک قائم رہی۔

حضورﷺ کا حضرت معاذ بن جبل کو نصیحت:

حضورﷺ نے حضرت معاذؓ بن جبل کو کسی جگہ تبلیغ کے لئے بھیجا تو فرمایا اے معاذ! تم فیصلہ قرآن سے کرنا، حدیث سے کرنا اور دھیان سے کرنا اور آخر میں ایک جملہ کہہ دیا کہ اے معاذ تمہیں پتہ ہے کہ اللہ نے مجھے یہ اختیار دیا ہے:

"میرا امتی دنیا میں کسی بھی جگہ مجھے پکارے میں اُس کی پکار سُن لیتا ہوں"

اے معاذ جب میری مدد کی ضرورت ہو تو تم مجھے زمین کے کسی بھی کونے سے پکارنا میں تمہاری فریاد ضرور سنوں گا، تمہاری مدد ضرور کروں گا۔

حضرت پروفیسر محمد وسیم فاروقی صاحب کی زندگی سے حضورﷺ کی مدد کی مثال:

میرا داخلہ بی ایس سی کمپیوٹر سائنس میں نہیں ہو رہا تھا رات کو حضورﷺ کی حضرت معاذؓ والی حدیث پڑھی کہ یارسول اللہﷺ آپ نے کہا ہے کہ میں سنتا ہوں اور مدد کرتا ہوں، یہ کہنا تھا کہ حضورﷺ کی نظر کرم ہوگئی، حضورﷺ نے میری فریاد سُن لی اگلے دن اللہ نے شام نہیں ہونے دی کہ میں یونیورسٹی کی کلاس پڑھ رہا تھا۔

حضورﷺ وسیلہ ہیں:

ہم لوگوں کو بڑی سازش کے تحت حضورﷺ سے دور کیا گیا ہے کہ جو مانگو اللہ سے مانگو حضور سے کیوں مانگتے ہو؟ یہ بات ٹھیک ہے کہ اللہ ہی دیتا ہے اور ہمیں اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر اللہ ہی سب کچھ دیتا ہے تو پھر اللہ نے ڈائریکٹ قرآن ہی کیوں نہ نازل کیا، جبرائیل کو درمیان میں کیوں ڈالا۔اگر اللہ اولاد خود دیتا ہے تو پھر میاں ، بیوی(concept) کیوں رکھا اسی طرح غور کریں ہمارے اردگرد جو بھی چیز پڑی ہے ہماری ٹوپی، جوتے اور گھڑی سے لیکر جتنی بھی چیزیں ہیں وہ کسی وجہ سے ہم تک پہنچی ہیں جب یہ ساری چیزیں کسی وجہ اور وسیلے سے پہنچتی ہیں تو کیا اللہ بغیر کسی وجہ کے ہمارے پاس آجائے گا؟ اللہ بھی کسی وجہ سے ہمارے پاس آئے گا اور وہ وجہ حضورﷺ ہیں حضورﷺ اللہ اور ہمارے درمیان ایک وسیلہ ہیں۔

حضورﷺ نے فرمایا:

اللہ مجھے عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں

حضورﷺ سے مدد طلب کریں:

جس کے پاس نعمتیں ہیں اُس سے رابطہ کریں گے تو اللہ کی نعمتیں ہمیں حاصل ہو جائیں گی۔ ہمارا یہ (concept) اس قدر مضبوط ہونا چاہئے کہ ہم حضورﷺ سے اپنے ایک ایک لمحہ میں مدد مانگیں حضورﷺ سے کہیں یارسول اللہﷺ میرا آج کا دن آپ کی مدد کے سہارے گزرے، آج کی رات آپ کی مدد کے سہارے گزرے میں سفر کرنے جا رہا ہوں حضور آپ کی مدد چاہیے، حضور فلاں جگہ میری حاضری ہے میرا مسئلہ ہے میری مدد کیجئے۔

جب ہم حضورﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو اللہ اُسی وقت ہمیں حضورﷺ کی مدد عطا فرما دیتا ہے کیونکہ درود پڑھنے سے ہمارے نامہ اعمال میں:

دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں

دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں

دس درجے بلند ہوتے ہیں

یہ سب کچھ جو ہمارے نامہ اعمال میں لکھا جا رہا ہے یہ بھی ہماری مدد ہے جو حضورﷺ پر درود پڑھنے کی وجہ سے ہمیں ملی حضورﷺ کی مدد کتنی گہرائی میں جا سکتی ہے کہ ہمارے ایک ایک سانس میں حضورﷺ کی مدد شامل ہو سکتی ہے اپنی زندگی میں بڑے بڑے منصوبے بنائیں اور ہمیں نظر آ رہا ہو کہ یہ ممکن نہیں ہے لیکن یقین رکھیں اگر حضورﷺ کہہ دیں گے تو سب کچھ ممکن ہو جائے گا۔ چھوٹی سوچ نہ رکھیں اپنے لئے بڑے بڑے منصوبے بنائیں اور اُس کے ساتھ حضورﷺ کی مدد کو جوڑ دیں، ہم کہیں اللہ میں خود نہیں کروں گا میرا نبی میری مدد کرے گا۔

آقا آپ نے خرید کر انمول کر دیا:

حضرت فاروق اعظمؓ کی ساری زندگی خدمت اسلام پر گواہ ہے آپ ایک دن سفر پر جا رہے تھے آپ کا ایک غلام بھی آپ کے ساتھ تھا آپ راستے میں ایک جگہ رُک گئے آپ رو پڑے آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ غلام نے پوچھا حضرت کیا بات ہے آپ کیوں اس سنسان اور بیابان جگہ پر رو رہے ہیں، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں یہ وہی جگہ ہے جہاں میں حضورﷺ سے ملنے سے پہلے اُونٹ چرایا کرتا تھا حضورﷺ سے ملنے سے پہلے چھ اُونٹ مجھ سے سنبھالے نہیں جاتے تھے میرے چھ اُونٹ بھاگ جاتے تھے ایک کو پکڑتا تو دوسرا بھاگ جاتا، دوسرے کو پکڑتا تو تیسرا بھاگ جاتا میرے والد خطاب مجھے چھڑیاں مارا کرتے تھے کہ تو کیسا بدبخت انسان ہے تجھ سے چھ اُونٹ نہیں سنبھالے جاتے ہیں لیکن جب سے حضورﷺ سے ملا ہوں آج عمر کے قدموں میں چھبیس لاکھ مربع میل کی حکومت ہے یہ حضورﷺ کی مدد نہیں تو اور کیا ہے؟

دین پر چلنے والوں کی مدد حضورﷺ خود فرماتے ہیں اور قبلہ عالم حضرت عظیم فاروقی رحمتہ اللہ علیہ نے اس بات کا اظہار خود ایک جگہ فرمایا:

آپ (پروفیسر محمد وسیم فاروقی) جتنے بھی دین کا کام کر رہے ہیں، محافلِ میلاد سجا رہے ہیں اس بات کی تسلی رکھیں کہ حضورﷺ کی مدد آپ سب کو حاصل ہے آپ خود نہیں چل رہے بلکہ حضور آپ کو چلا رہے ہیں۔

دنیا کی ساری دیواریں ہماری آنکھوں کے آگے ہیں حضورﷺ کے سامنے کوئی دیواریں نہیں ہے وہ سب کو اللہ کی عطا سے دیکھ رہے ہیں اللہ کی دی ہوئی خاص رحمت سے دیکھ رہے ہیں۔

حضورﷺ نے فرمایا:

اے میرے صحابہ میں تم سب کو جانتا ہوں میں اپنے ہر امتی کو جانتا ہوں، ہر امتی کا نام جانتا ہوں، اُس کے باپ، دادا کا نام جانتا ہوں اور اُس کے گھر کا دروازہ کس سمت میں کھلتا ہے یہ بھی جانتا ہوں۔

حضور ﷺ کی مدد کے بارے میں پختہ یقین رکھیں:

جس نبی کے علم کی اتنی حد ہو تو پھر ہم اُس نبی سے کیوں دور ہیں؟ ہمیں سازش کر کے حضور ﷺ سے دور کیا جا رہا ہے بس نماز پڑھو اور نماز پڑھ کر فارغ ہو جاؤ اور کیا ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی، اس کے بغیر گزارا ہو جائے گا، کہاں لکھا ہے کہ میلاد مناؤ یہ صرف ایک سازش ہے اس سے بچیں، اپنے ایمان کو بچائیں اور اپنے ایمان کو مستحکم بنائیں۔

اگر ہم حضور ﷺ کی مدد کے بارے میں ایمان رکھیں گے اور حضور ﷺ کی مدد کے بارے میں جیسا سوچیں گے حضور ﷺ اتنی ہی مدد نہیں فرماتے بلکہ اپنے لیول کے مطابق ہماری مدد فرمائیں گے ہماری توقعات سے بڑھ کر حضور ہماری مدد فرمائیں گے اُن کا لیول بہت بڑا ہے ہم وزیر اعظم سے جا کر کہیں کہ میں نے کریانے کی دکان ڈالنی ہے تو وزیر اعظم صاحب کسی طرح بینک سے مجھے قرضہ لے دیں، کسی سے ادھار لے کر دے دیں میں نے کریانے کی دکان ڈالنی ہے وزیر اعظم صاحب اس بات کو سن کر ناراض ہو جائیں گے وہ کہیں گے میں تمہیں کریانے کی دکان ڈال کر نہیں دوں گا بلکہ تمہیں ایک بہت بڑا شاپنگ مال کھول کر دوں گا۔

حضور ﷺ اپنے لیول کے مطابق مدد فرماتے ہیں:

تو ایسے ہی ہم حضور ﷺ سے جتنی مدد مانگتے ہیں حضور اُتنی مدد نہیں فرماتے بلکہ ہماری مدد کو کروڑوں سے ضرب دے کر اپنے لیول کے مطابق ہماری مدد فرماتے ہیں اور جو دنیا میں ہمیں حضور ﷺ کی مدد حاصل ہے یہ مدد اُس مدد کا ایک حصہ بھی نہیں ہے جو کل قیامت کے دن حضور ہمیں مدد عطا فرمائیں گے جب حضور ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور فرمائیں گے کہ آج آجاؤ میری اُمت کے سارے گناہ گاروں میں تمہاری شفاعت کروں اور قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت اس اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہوگی۔

ہمیں ہر لمحہ حضور ﷺ کی مدد حاصل ہے جس نبی کے جسم اقدس کی وجہ سے اس کائنات کا نظام چل رہا ہو تو اُس نبی کے اختیارات کتنے بڑے ہوں گے اور اس کا اظہار اللہ نے قرآن میں فرمایا:

”اے نبی ﷺ میں انہیں عذاب اس لئے نہیں دیتا کیونکہ تم ان میں موجود ہو“

حضور ﷺ کے جسم اقدس کی وجہ سے آج اُمت بڑے بڑے گناہ کرنے کے باوجود محفوظ ہے تو یہ حضور ﷺ کی مدد اور کرم نوازی نہیں تو اور کیا ہے؟ ہمیں اپنے ہر لمحہ میں حضور ﷺ کی مدد کا خیال رکھنا چاہئے، آپ کی مدد کو طلب کرتے رہنا چاہئے اسی سے اللہ اور رسول خوش ہوتے ہیں اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)